کمہار کا نیا گدھا

عظیم اقبال

ادبستان، گنج نمبر 1، بتیا۔845438 (بہار)

ایک گاؤں میں ایک سادہ لوح کمہار رہتا تھا۔ اُسے کسی طرح کے مکروفریب سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ کمہار کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ اُس کا گدھا دن بہ دن بدخو ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اُس سے بالکل اُوب چکا تھا۔

''اس بدخو جانور کو میں سبق سکھاؤں گا۔'' ایک دن کمہار نے سوچا اور اُس نے اپنے پرانے گدھے کے رقیب کے بطور ایک نیا نرم خود گدھا خریدنے کا فیصلہ کیا۔

اگلے دن اپنے گدھے پر سوار ہو کر وہ گاؤں کے بازار گیا۔ فروخت کے لیے وہاں بہت سارے گدھے دستیاب تھے۔ کمہار نے کئی گدھوں کی پرکھ کی اور آخرکار ایک نرم خو اور مضبوط اور صحت مند دکھائی دینے والے گدھے کا انتخاب کر لیا۔

اُس کے گلے میں رسّی کا پھندا ڈال کر وہ اپنے گدھے پر سوار ہو گیا اور اُسے اپنے پیچھے لیے ہوئے اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔

دوپہر آ پہنچی تھی اور یہ کمہار کے سونے کی گھڑی تھی۔ لہٰذا اُسے جھپکی آنے لگی۔

دو فریبی لڑکوں نے، جو چور تھے، اُسے اپنی نشست پر اونگھتے ہوئے دیکھا۔ اُن میں سے ایک نے آہستگی سے نئے گدھے کی گردن سے رسّی نکالی اور پھر اسے اپنے گلے میں باندھ لی۔ اتنی خاموشی سے اُس نے یہ سب کیا اور اس طرح پرانے گدھے کے پیچھے پیچھے چل پڑا کہ کمہار کو کسی فرق کا احساس تک نہ ہوا۔ دوسرے چور نے گدھے کو بازار لے جا کر اچھی قسمت پر اُسے فروخت کر دیا۔

کمہار جھپکیاں لیتا رہا۔ گاؤں میں اُس کے گھر کے سامنے پہنچنے پر جب گدھا رُکا تو اُس کی آنکھ کھل گئی۔ اپنے گدھے سے اُتر کر کمہار نے نرم خو گدھے کی تلاش شروع کی۔

لیکن، آہ! اُس نے کیا دیکھا؟

ایک خستہ حال لڑکا، جس کی گردن میں رسّی بندھی تھی!

''کون ہو تم؟'' کمہار غصّے سے چیخ پڑا— ''میرا گدھا کہاں ہے؟''

لڑکا، جو بڑا چالباز تھا، اپنا سر جھکا کر بولا—

''جناب! میں ہی آپ کا نیا گدھا تھا۔ آپ کو سُنانے کے لیے میری بڑی شرمناک اور درد بھری کہانی ہے۔ میں اپنے والدین کا بے حد شریر اور نالائق بیٹا رہا

ہوں۔ میرے والدین میرے اطوار سے اس اقدر تنگ آ گئے کہ انھوں نے خدا سے دعا کی کہ وہ مجھے ایک گدھا بنا دے۔ یک لخت یہ دعا قبول ہوگئی اور میں سچ مچ گدھا بن گیا۔ میرے چار پاؤں تھے، دو لمبے کان تھے، میں رینکنے لگا اور میں نے گھاس کھانا شروع کر دیا۔ جناب عالی! اگر آپ نے میرا انتخاب کرنے کا کرم نہ کیا ہوتا تو میں ایک گدھا رہتا۔ کیا اب میں اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤں؟''

کمہار بہت زیادہ الجھن میں پڑ گیا، لیکن اس نے لڑکے کی گردن سے رسّی نکال دی اور پھر بولا—

''بیٹے! مستقبل میں خوش اطوار بنو! اب تم گھر جا سکتے ہو۔''

کمہار کے پرانے گدھے کا مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا تھا۔ اب بھی اپنے کام کے لیے اُسے ایک اچھے گدھے کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اپنی مرضی کا گدھا خریدنے کی غرض سے ایک بار پھر وہ بازار گیا۔

کیسی تعجب کی بات تھی!

بازار کا چکّر لگاتے ہوئے کمہار کی نظر اُس نرم خو گدھے پر پڑی۔ جو پہلے کے مانند ہی۔ اُسی مقام پر کھڑا تھا۔ بازار میں دوسرے گدھوں کی طرح اپنی فروخت کے لیے وہ بھی منتظر تھا۔

کمہار اپنے پرانے گدھے سے اُترا اور نرم خو گدھے کے پاس گیا۔ اُس کا ایک کان پکڑ کر کمہار نے سرگوشی کی—

''شریر لڑکے! کیا تم کبھی بھلے نہ بنو گے؟''

○○

سائنس کے منتخب مضامین

اس کتاب کے مصنف محمد خلیل بنیادی طور پر ایک سائنس داں۔ انھوں نے طویل عرصے تک مرکزی حکومت کے زیر انتظام شائع ہونے والے میگزین ''سائنس کی دنیا'' کی ادارت کی ہے۔ وہ اس بات سے بڑی حد تک واقف ہیں کہ بچوں کے لیے کس طرح کے سائنسی مضامین پیش کریں۔ اس کتاب میں انھوں نے سادہ اور سہل انداز میں بچوں کو سائنس کی باتیں بتائیں ہیں اور انھیں یہ سمجھایا ہے کہ سائنس کوئی مشکل موضوع نہیں ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ان موضوعات کو منتخب کیا ہے جو ہمارے ارد گرد بکھرے ہوتے ہیں اور باتوں باتوں میں بچوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ سائنس کی ترقیات نے انسانی زندگی پر بڑا مثبت اثر ڈالا ہے اور انسانی زندگی کے اکثر شعبے سائنس کے اثرات سے خالی نہیں ہے۔ اس کتاب میں شامل بعض مضامین ایسے ہیں جو بچوں کے ساتھ بڑوں کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کریں گے۔

مصنف: محمد خلیل صفحات: ۸۰، قیمت: تیس روپے

ناشر: اردو اکادمی، دہلی